ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے رازہائے پنہاں اور عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دار المعارف

اردو بازار، لاہور

کتاب : پاگلوں کی کہانی

مصنف : حضرت مولینا محمد فاضلؒ

ناشر : دارالمعارف اُردو بازار لاہور

پرنٹرز : زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

اشاعت : 2001ء

قیمت : 50-00 روپے

فرماتے ہیں:

پس اسی طرح یہ لوگ ہر محفل میں بایں امید کھڑے ہوتے ہیں کہ آخر کبھی تو قیام موافق قدوم روح مبارک ہو جائے گا اگر عمر بھر ایک دن بھی موافق آپڑا غنیمت ہے۔ (برحاشیہ انوار ساطعہ مجتبائی ص۲۲۴)

اب اسی مسئلہ میں اعلحضرت کی درشتی اور فن فتویٰ سے مہارت کا مظاہرہ دیکھیئے فرماتے ہیں۔ حضور ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں تعظیم کے واسطے قیام نہ کرنے والا کافر ہے۔ (غایۃ المرام ص۵۵)

فرمایئے جھوٹا کون ! اور سچا کون !

مگر میں کہتا ہوں کہ کچھ بھی نہیں صرف ملت بریلویہ کے پہلے رکن کی پاسداری ہے محفل میلاد میں قیام کے بارے میں ملت بریلویہ کے پاس قیام کی کوئی معقول وجہ نہیں اس مسئلہ میں یہ جیب مخمصے میں مبتلا ہیں اور ہر رضائی نے اس کی وجہ مختلف بتلائی ہے میں نے اپنے رسالہ "تنقید الفاضل علی قائل الحاظر والناظر" میں اس پر بڑی شرح وبسط سے کلام کیا ہے جو عنقریب منصۂ شہود میں آنے والا ہے۔

یہ چند اکاذیب مشتِ نمونہ از خروارے پیش خدمت ہیں اگر ان کے کذبات از اول تا آخر جمع کئے جائیں تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے جس کی نہ مجھ میں ہمت ہے اور نہ ہی پڑھنے والوں کے پاس وقت ہے اسلئے رکن اول پر اتنی معروضات کو کافی سمجھتے ہوئے ذرا آگے بڑھئے

ملت بریلویہ کا دوسرا رکن
اپنی جماعت کے علاوہ سب کو کافر کہو

اس رکن کی پاسداری اور اتباع میں بریلوی مذہب کے ہر ہر فرد نے خوب سے خوب تر حق وفاداری ادا کیا ہے اور درندگی پر موقوف اس رکن سے تو دنیا کا کوئی شریف انسان نہیں بچ سکا ان کے کفر کے فتویٰ کی زد میں جو جو لوگ آئے ہیں ان تمام کی فہرست کو مرتب کیا جائے تو غالباً شیعوں کے قرآن سے بھی ضخیم کتاب بن جائے اور جیسا کہ شیعوں کا دہ ستر گز کا لمبا قرآن کسی کی استطاعت میں نہیں کہ پڑھ سکے اسی طرح ان کے کفر کے فتووں پر مشتمل کتاب بھی عدم استطاعت کا شکار ہو کر امام بریلویت کے ساتھ دفن ہی نہ ہو جائے۔ بنا بریں ان کی کارستانی کا مختصر تذکرہ کرتا ہوں اور آغاز کرتا ہوں بانی پاکستان

جناب محمد علی جناح کی ذات سے۔

بریلویوں کے نزدیک قائد اعظم دوزخیوں کا کتا ہے

چنانچہ ملت بریلویہ کے مشہور و معروف بزرگ سید آل رسول جو اعلیحضرت کے پیر و مرشد تھے وہ اپنے دار الافتاء سے ایک فتوی صادر فرماتے ہیں کہ مسٹر محمد علی جناح بد مذہب ہے۔ بد مذہب سارے جہاں سے بدتر ہیں جانوروں سے بدتر ہیں جہنمیوں کے کتوں سے بدتر ہیں کیا کوئی سچا ایماندار مسلمان کسی کتے اور وہ بھی دوزخیوں کے کتے کو اپنا قائد بنانا پسند کرے گا؟ (مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۱۲)

بریلویوں کے نزدیک قائد اعظم کفر بکا کرتے تھے

اہل بدعت اور ملت رضائیہ کی مشہور کتاب تجانب اہل السنۃ میں قائد اعظم کے بارے یوں گوہر فشانی کی گئی ہے۔

اگر صرف انہی دو کفروں پر اکتفاء کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی۔ لہذا وہ اپنی اسپیچوں اور اپنے لیکچروں میں نئے نئے کفریات بکتا رہتا ہے (تجانب اہل السنۃ ص۱۱۹)

اس کتاب کو ذرا پڑھتے جائیے چند اوراق الٹنے کے بعد آپ کو بانی پاکستان کے بارے میں جلی حروف میں لکھا ہوا ملے گا کہ قائد اعظم مرتد تھے

بریلویوں کے نزدیک قائد اعظم مرتد تھے

عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر جینا اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً کافر و مرتد اور خارج از اسلام ہے جو اسکے کفروں پر مطلع ہونے کے باوجود اسکو مسلمان جانے یا اسکے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد شر اللئام ہے بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عزیز العلام (تجانب اہل السنۃ ص۱۲۲)

میں اس موقعہ پر اس بات کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ تجانب اہل السنت نامی کتاب کسی پاگل اور دیوانے کا شاخسانہ اور شاہکار نہیں (اگرچہ میں خود تو تمام بریلویہ کو پاگل ہی سمجھتا ہوں اور ایسی باتیں سوائے پاگل کے اور کوئی کہہ بھی کیسے سکتا ہے) بلکہ بریلویوں کے نزدیک یہ کتاب ان کے مذہب کی تفصیلی سند ہے اور تمام امت بریلویہ کے لئے اس کے جملہ مندرجات واجب العمل ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۶۱ھ میں شائع ہوئی اس پر مصنف کا نام مولوی محمد طیب دانا پوری کا لکھا ہے مگر اس میں جو زبان استعمال

کی گئی ہے وہ مولوی حشمت علی خان کی معلوم ہوتی ہے۔ مولوی حشمت علی خان کی ایک وصیت جو اسی کتاب میں درج ہے وہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ کتاب فی الواقع تو مولوی حشمت علی خان کی تحریر کردہ ہے اور وہ بعض مصالح اور مجبوریوں کے تحت پردے میں چلے جاتے ہیں اور مولوی محمد طیب داناپوری کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں

فقیر ..... کی اپنے تمام مخلص سنی بھائیوں، دوستوں، عزیزوں، مریدوں متوسلوں کو یہ شرعی دینی نصیحت ہے کہ اس فتوائے مبارکہ (تجانب اہل السنۃ) کو اپنا دستور العمل بنائیں اسی کو کھرا کھوٹا پرکھنے کا معیار ٹھہرائیں (تجانب اہل السنت ص۲۴۷)

معلوم ہوا کہ یہ کتاب اور اس کے مغلظات تمام امت بریلویہ کے لئے واجب العمل ہیں اور یہ کتاب سب بریلویوں کا دستور العمل ہے۔ اب اگر کوئی بریلوی مولوی یہ کہے کہ یہ کتاب ہمارے کسی قابل تقلید بزرگ کی لکھی ہوئی نہیں تو یہ بات محض پانی پر لاٹھی مارنے کے مترادف ہوگی اس کتاب میں بریلوی مذہب قائداعظم کے بارے میں بڑی وضاحت سے موجود ہے کہ قائداعظم کافر، مرتد، دوزخیوں کے کتے اور کفر بکنے والے تھے اس کو کافر نہ جاننے والا بھی اسی کی طرح کافر ہے اگر یہ فتویٰ غلط ہے تو پھر میں بریلویوں سے ایک سوال کرتا ہوں کہ ذرا ہوش وحواس کی بحالی کے ساتھ جواب دیجئے۔

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے بریلوی کہ

۱۔ قائداعظم مسلمان تھے یا کافر۔

۲۔ اگر مسلمان تھے تو جن لوگوں نے انہیں کافر کہا اور لکھا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہیں یا کافر

۳۔ جنہوں نے قائداعظم کو کافر لکھا وہ آپ کے مقتدا تھے یا نہیں اور ان کی وہ کتابیں جن میں انہوں نے اس خیال کی عکاسی کی ہے ان کو جلا دیا جائے یا نہیں۔

۴۔ قائداعظم کو دوزخیوں کا کتا لکھنے والے کیا پاکستان کے غدار ہیں یا وفادار۔

۵۔ اور علمائے بریلی شریف کا شمار کس زمرہ میں ہے بینوا توجروا۔

بریلویوں کے نزدیک جو قائداعظم کی تعریف کردے اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے

اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہے اس کی

بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی (الجوابات السنیہ علیٰ زہاء السوالات اللیگیہ ص۳۲)
بریلی ملت کے اس فتوے سے پاکستان کے ان تمام مسلمانوں کے نکاح فسخ ہو گئے جو بانی پاکستان کی تعریف کرتے ہیں اور ہمارے صدر محترم جناب ضیاء الحق صاحب کا نکاح سب سے پہلے ٹوٹ گیا۔ مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم نے بریلی کے فتووں کا تعاقب کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا تھا ؎

بریلی کے فتوے کا سستا ہے بھاؤ — جو بکتے ہیں کوڑی کے اب تین تین
خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی — واملی لھم ان کیدی متین

بریلوی مذہب میں مسلم لیگ کو چندہ دینا اور اسکی حمایت کرنا اسلام دشمنی ہے

علامہ ابو البرکات کا فتوی ملاحظہ فرمائیں۔ لیگ میں مرتدین شامل ہیں لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا، اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا اور دین اسلام سے دشمنی کرنا ہے (الجوابات السنیہ ص۳۲)
بریلویوں کے نزدیک مسلم لیگی تو خیر کافر و مرتد پہلے ہی سے تھے لیکن شاہ احمد نورانی بھی پیر پگارا کی حمایت کرکے دین اسلام کے دشمن بن گئے ٹھیک ہی تو ہے ان میں دین کا دوست کون ہے؟ لیکن مسلم لیگیوں کو بھی خیال کرنا چاہئے کہ جن لوگوں کے مسلم لیگیوں کے بارے اتنے ناپاک عزائم اور ارادے ہوں ان سے اشتراک کیوں؟

بریلویوں کے مذہب میں ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ملحد و دہریئے تھے

فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی و اردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے (تجانب اہل السنۃ ص۳۳۴)

بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال نے دوسرا اسلام گھڑ لیا تھا

اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے اسی گھڑے ہوئے اسلام کی بنیاد پر مسلمان ہیں۔ تجانب اہل السنۃ ص۳۴۵
یعنی بریلوی مذہب میں جو اسلام کی تعبیر ہے اس اسلام کی رد سے تو ڈاکٹر

محمد اقبال صاحب مسلمان نہیں اور اگر انہیں کوئی شخص مسلمان ماننے پر بضد ہے تو پھر کسی اور اسلام میں وہ مسلمان ہوں گے جو اسلام ڈاکٹر صاحب کا اپنا ہی ساختہ اور یافتہ ہو گا۔ العیاذ باللہ۔

بریلویوں کے نزدیک

ڈاکٹر محمد اقبال کی زبان میں شیطان بولتا تھا

ڈاکٹر صاحب کی زبان میں شیطان بول رہا ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ابلیس کی ترجمانی ہوتی ہے (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۷)

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اشعار جو دراصل اسلام کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں۔

لیکن بریلی کہتے کہ ہیں ان اشعار میں اسلام کی ترجمانی نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب نے شیطان کی ترجمانی کی ہے اگر آپ اس فتویٰ کی تفصیل میں جائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ فتویٰ خود ایک عظیم کفر ہے جس کا محمد طیب دیناپوری نے ارتکاب کیا اور حشمت علی نے اس کی تصدیق کر کے کفر پر خوشی منائی اور تمام بریلوی امت نے آج تک اس کی تردید نہ کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے خدا بریلویوں کے مذہب سے بچائے۔

بریلویوں کے مذہب میں

سر سید خبیث اور مرتد ہے

یہ فتویٰ بریلویوں کے نبی کا ہے۔ آپ زبان کی شیرینی ملاحظہ فرمائیں۔

عرض — بعض لوگ سر سید احمد خان علی گڑھی کو سید کہتے ہیں۔

ارشاد — وہ تو ایک خبیث اور مرتد تھا (ملفوظات جلد ا صفحہ ۶۶)

بریلویوں کے نزدیک سر سید جہنم کے کتے ہیں

. . . . وہ جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں

گمراہوں کے لئے حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں اور نہ ہی سر سید احمد خان کی طرح کے کفار کے لئے جس کا مسلک قطعی کفر ہے کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۸)

ناظرین کرام آپ نے اس سے قبل قائداعظم کے متعلق بریلوی ملت کا فتویٰ دیکھا کہ انہوں نے قائداعظم کو بھی دوزخیوں کا کتا کہا ہے اور سرسید کے بارے میں یہی حکم ہے۔ معلوم نہیں بریلویوں نے دوزخ کے کتے کی اصلاح کہاں سے نکالی ہے کتا عام طور پر گھر کی حفاظت کے لئے رکھا جاتا ہے اگر قائداعظم اور سرسید دوزخ کے کتے ہونگے تو وہ غالباً بریلویوں کی دوزخ میں نگرانی کریں گے کہ ان کو دوزخ سے کوئی نکال کر نہ لیجائے

ان نا عاقبت اندیش لوگوں کو بس کفر کفر کی گردان ہی آتی ہے قوم کا کوئی خیال نہیں کہ یہ کہاں جارہی ہے میں عام طور پر ان کے بارے کہا کرتا ہوں ؎

سخت ونا عاقبت اندیش ہیں بریوی ملّا
قوم برباد ہوئی جاتی ہے کھلم کھلا

بریلویوں کے نزدیک شبلیؒ حالیؒ اقبالؒ دہریئے تھے	ان صلح کلی لیڈروں میں اعظم گڑھ کے مولوی شبلی نعمانی الطاف حسین حالی اور زمانہ حال کے مشہور شاعر ڈاکٹر اقبال بہت نمایاں ہستی رکھتے ہیں ان کی صلح کلیت حد سے گزر کر شرید نیچریت و دہریت تک پہنچی ہوئی ہے۔ (تجانب اہل السنۃ ص ۲۸۹)

بریلویوں کے نزدیک خواجہ حسن نظامی کافر و مرتد ہے جو اسے کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے	ہر سنی پر روشن و واضح ہے کہ حسن نظامی اپنے کفریات قطعیہ یقینیہ کثیرہ کے سبب بحکم

شریعت مطہرہ ایسا مرتد کافر ہے کہ جو شخص اس کو مسلمان سمجھے یا اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بحکم شریعت اسلامیہ زندیق بے دین، خاسر ہے (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)

اسی طرح ان بد طینت مفتیوں نے دنیا کے تمام اچھے اچھے لوگوں کو اسلام کو آڑ بنا کر خوب رگیدا ہے ان کا ایک فتویٰ ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے کو کافر کہا ہے، یعنی جولاہے [۱]، کپڑا دھننے والے [۲]، درزی [۳]، قصاب [۴]، سبزی فروش [۵]، پٹھان [۶]، میمن [۷]، مسلم کھتری [۸]، عباسی [۹]، کمبنوہ [۱۰]، پنجابی [۱۱]۔ ان گیارہ طبقوں سے متعلق تمام افراد کو

کافر کہا ہے اور غالباً گیارہ کا عدد گیارہویں کی مناسبت سے اختیار کیا ہے۔ (ملخصاً تجانب اہل السنۃ ص ۹۲)

آپ سوچتے ہوں گے کہ جب بریلویوں کے نزدیک قائد اعظم سے لے کر بولا ہے تک سب لوگ کافر ہیں تو اس مکتب فکر میں کون آدمی ہے جو مسلمان ہے تو آپ کو یاد ہوگا میں نے رکن دوئم میں اس کی وضاحت کر دی ہے کہ ان کے مذہب کا دوسرا رکن یہ ہے کہ "اپنی جماعت کے علاوہ سب کو کافر کہو" آپ نے سب کو کافر کہنے کی صراحت تو پڑھ لی۔ اب اپنی جماعت کو بھی معلوم نہیں مسلمان کہتے ہیں یا نہیں تسلسل کلام اور جذبات کی ہیجانی کیفیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید اپنی جماعت کو بھی کافر کہدیں تو بعید نہیں کیونکہ سابقہ تمام عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام فتوؤں کو صادر فرماتے وقت مفتی صاحب پر جنون کا غلبہ تھا اور پاگل سے کچھ بعید نہیں کہ اس کا اگلا قدم کہاں پڑتا ہے اور کتنا گیا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ یہ بھی اس مصنوعی پاگل کی طرح ہیں جو سارا دن بازار اور گلی کوچوں میں غل غپاڑا مچاتا ہے اور لوگوں پر پتھراؤ کرتا ہے کسی کے پیچھے اینٹ اٹھا کر دوڑتا ہے کسی کو گالیاں دیتا ہے اور لوگ پاگل سمجھ کر عفو و درگذر کر جاتے ہیں۔

لیکن شام کو جب گھر آتا ہے تو بالکل اچھا بھلا ہوتا ہے اور بچوں سے اور بیوی سے الفت و محبت کی باتیں کرتا ہے بس یہی حال ان مذہبی دیوانوں اور اصلاحی پاگلوں کا ہے کہ ساری دنیا کو تو کافر کہہ آئے کسی پر کفر کا فتویٰ پھینکا کسی کے پیچھے کفر کی لٹھ لیکر دوڑے اور جب اپنے گھر آئے تو فرماتے ہیں۔

سب دنیا کافر مگر بریلوی نہیں

تفصیلی فتویٰ

ہندوستان میں جس قدر مسلمان کہلانے والے ہیں . . . . .سنی (بریلوی) مسلمانوں کے علاوہ یہ تمام مدعیانِ اسلام بحکم شریعت مطہرہ کفار و مرتدین تمام ہیں۔ (تجانب اہل السنۃ ص ۱۱۲)

دیکھا کیسی دلیری سے، سب کو کافر کہدیا اور پھر پتہ نہیں وہ کونسی شریعت ہے

پیر دکاروں کے نکاح پڑھوانے وغیرہ وغیرہ سے دال میں کالا کالا معلوم ہوتا ہے خدا معاف کرے مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈتوں نے مل کر باہمی مشورے سے اسلام کے خلاف کام کرنے کے لئے احمد رضا کا انتخاب کیا اور اس کے ذمے لگایا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور تجدید و احیائے دین کے نام اور عنوان سے اسلام کے اس تناور درخت، شجر مثمر کو جس کی علمائے دیو بند نے آبیاری کی ہے بیخ دبن سے اکھاڑ کر پھینک دینا اور کفریہ، برہمنی، بدھومت عقائد کو اسلام کا نام دیتے رہنا، ہم قدمے سخنے، درمے تیری نصرت و امداد کرتے رہیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنی اصلیت کا کبھی کبھی کسی نہ کسی رنگ میں اظہار کرتے رہنا اور کبھی کبھی ہمارے تقدس کو برقرار رکھنے اور ہماری بالادستی اور مذہبی برتری کو اپنے مضامین کا جزو لاینفک قرار دینا اپنی ذمہ داریوں میں ایک ذمہ داری سمجھنا آپ کا وطیرہ رہے گا؟

چنانچہ آپ نے اس ذمہ داری کو تمام عمر ذمہ داری سمجھ کر پورا کیا بس اسکے علاوہ برہمنوں، کرشن کنہیوں کے ذکر کرنے کی کوئی اور وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

خیر یہ بات توضمناً نکل آئی اصل بات تو یہ ہو رہی تھی کہ بریلوی مذہب کا تیسرا رکن یہ ہے کہ خداوند کریم کو حاضر وناظر ماننے والوں کو بے دین کہو اور انبیاء و صلحاء کے علاوہ کافروں تک کو حاضر وناظر سمجھو جس کو میں نے ان کی کتب سے ثابت کر دیا اب بھی اگر کوئی سادہ لوح آدمی ان کو مسلمان سمجھے تو پھر کافری کیا ہے؟

بریلوی ملت کا چوتھا رکن

کہ — دیوبندیوں کا جو نماز جنازہ پڑھائے وہ

کافر و مرتد ہے

یعنی دیوبندی کافر ہیں (العیاذ باللہ) —— ان کی نماز جنازہ پڑھانا حرام ہے۔ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ان سے مناکحت ناجائز، غرضیکہ ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دینے لازمی ہیں اور ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جو عام کافروں سے کیا جاتا ہے۔ (مگر برہمنوں کی بات نہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں)

ہے کہ اتنی ساری کاروائیوں کی تکمیل کے لئے ۴۱ برس کا عرصہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں۔

اس کے بعد تو ماشاء اللہ آپ مشاق اور مغلظات کے امام بن گئے تھے تجربہ وافر ہوجانے کے بعد صرف تیرہ سال میں ساڑھے تین سو کتابیں لکھ دینا بالکل قرین قیاس ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ مولنا نورباف صاحب سات سو کتابوں کے مؤلف ہیں ـــــ مگر ان میں ہے کیا؟ سور، کتے، بندر، سانپ وغیرہ کا تذکرہ گویا کہ علامہ موصوف کی کتب کو بجائے کتب کے افریقہ کا چڑیا گھر کہا جائے تو بہت ہی مناسب رہے گا میرا ارادہ ہے کہ میں موصوف کی ایسی تحریروں کو جمع کر دوں اور اس کا نام "ملت بریلویہ کی کتب افریقہ کا چڑیا گھر" رکھوں۔ مگر وہ بریلوں کے زیر نظر کتاب کے ردعمل پر موقوف ہے۔ اس لئے وعدہ بشرط شئ ہے۔

اور ان مغلظات وغیرہ کو نکال دینے کے بعد کام کی باتیں لی جائیں تو اس سے ایک کتابچہ ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

۱ـــ فتاوی افریقہ ـــ ۲ـــ حدائق بخشش اور ان دو میں سے بھی صرف کتے کا تذکرہ کرتے ہیں کہ آپ نے کتنی عقیدت اور کثرت سے اس کا ذکر فرما کر ملت بریلویہ کی خدمت فرمائی ہے۔

۱ـــ ایک بنی اسرائیلی حکایت بیان کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں۔ اس کا حلیہ بیان فرمایا فلاں وقت پیدا ہو گی اور وہ میری نذر ہوگی فلاں فقیر اسے فلاں قرن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے۔ اور ایک سرخ "کتے" کا بھی اس گوشت میں حصہ ہے۔ (فتاوی افریقہ صـ۹۱ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی)

۲ـــ استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے (فتاوی افریقہ صـ۱۱۸)

۳ـــ اور علم میں اُلو، گدھے، کتے سؤر کے ہمسر (فتاوی افریقہ صـ۱۱۸)

زبان کی طہارت اور شیرینی دیکھئے۔

۴ـــ کیا تم میں سے کسی کو پسند آتا ہے کہ کسی کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے

بچے (فتاویٰ افریقہ ص۱۱۸)

۵ ـــــ ہمارے لئے بڑی مثل نہیں جو عورت کسی بدمذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی (فتاویٰ افریقہ ص۱۱۹)

بدزبانی کا اندازہ فرمائیے جائیے یہ ہیں ملت بریلویہ کے اعلیٰحضرت کے علمی جواہر پارے

۶ ـــــ ایسا ہے جیسا کتا (فتاویٰ افریقہ ص۱۱۹)

۷ ـــــ بدمذہب کتا ہے یا نہیں 〃 〃 〃

۸ ـــــ بلکہ کتے سے بھی بدتر 〃 〃 〃

۹ ـــــ کتا فاسق نہیں 〃 〃 〃

یہ بھی ایک ہی رہی کہ کتا فاسق بھی نہیں غالباً کتا بھی اپنے وقت کا بریلویوں کے نزدیک مجدد ہی ہوتا ہوگا۔

۱۰ ـــــ کتے پر عذاب نہیں ایضاً

۱۱ ـــــ بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں ایضاً

۱۲ ـــــ اس کا حال کتے کی طرح ہے (ایضاً ص۱۲۰

۱۳ ـــــ گدھے، کتے، سوٴر کے نام لینے سے ایضاً ص۱۲۱)

۱۴ ـــــ زبان سے گدھے، کتے، سوٴر کا نام نکلے ایضاً

۱۵ ـــــ گدھے، کتے سوٴر کا نام لکھا ہوا ہے ایضاً

۱۶ ـــــ کتنی جگہ لفظ گدھے و کتے و خنزیر وغیرہ ہیں ایضاً

۱۷ ـــــ اب علمائے کرام سے عرض یہ ہے کہ ان بدگویوں و دشنامیوں کے رد میں کتے، سوٴر کا نام لینا ناجائز ہے ایضاً ص۱۲۶

جائز ہے بابا جائز خوب لے اور خوب سے خوب تر لے

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ماشاء اللہ خانصاحب کی اس چھوٹی سی کتاب میں آپ کو سترہ مقامات پر کتا اور گدھا اور کہیں کہیں اس کے ساتھ خنزیر بھی بندھا ہوا ملے گا یہ خانصاحب نے غالباً اس لئے کیا کہ اگر کسی کو اپنے وطن سے بریلی تک جانا ہو تو آپ نے اپنی کتب میں

گدھے بھی باندھ رکھے ہیں تاکہ ان پر سوار ہو کر بریلی تک کا سفر بسہولت طے کیا جا سکے اور کتا اس لئے کہ راستے میں مسافر کی نگرانی کر سکے البتہ سوئر کی وجہ امر تعبدی ہے یا پھر متشابہات میں سے ہے جس پر تعیین مراد کے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو کچھ بھی ہو بہرحال یہ ملت بریلویہ کا داخلی مسئلہ ہے اور کسی کے داخلی مسائل میں مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ مداخلت نہ کی جائے۔

آپ نے افریقہ کے چڑیا گھر اور اس میں موجود کتوں، گدھوں، سوئروں کو دیکھا اب آئیے ذرا بریلی کے باغوں میں چلیں وہاں شاید کوئل نغمہ سرا ہو یا بلبل کی صدائے دلنشین ہو مگر افسوس کہ بریلی کے باغوں کے اتنے مقدر کہاں؟

حدائق جمع ہے حدیقہ کی جس کے ایک معنیٰ ہیں باغیچہ اور جدید محاورہ میں چڑیا گھر کو بھی حدیقہ کہتے ہیں اور حدائق جمع ہے آخری معنیٰ کے اعتبار سے حدائق سے مراد کئی چڑیا گھر ہوں گے۔ اب آئیے آپ کو بریلی کے چڑیا گھروں میں کتوں کی زیارت کرواؤں۔

یہ سامنے دیکھئے حدائق ہے اس کا دروازہ منشرح کھولیے اور داخل ہو جائیے بس دروازے کے سامنے ہی چھ قدم بعد آپ کی ایک کتے سے پہلی ملاقات ہو گی بس بریلویوں کے اعلحضرت اس کے گلے سے رسی نکالنے ہی والے ہیں اور آپ ذرا اپنا خیال رکھیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو کاٹ کھائیں۔ ارشاد ہے۔ ؎

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

حدائق بخشش جلد ا ص۵

فرمائیے جناب والا! اعلحضرت فرما رہے ہیں کہ مجھ کو کتے سے نسبت ہے وہ نسبت غالباً کاٹ کھانے میں ہے جیسے کتا ہر ایک کو بھونکتا ہے اسی طرح اعلحضرت فرما رہے ہیں کہ میں بھونکتا ہوں اور اگر یہ نسبت نہیں تو میں رجوع کرتا ہوں آپ متعین فرمائیں کہ بریلویوں کو کتے سے کون سی نسبت ہے۔

۲ ـــــ اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے الخ (حدائق جلد ا ص۵)

انہیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔ (ملفوظات جلد ا صفحہ ۹۰)

فتاوی افریقہ میں ایک طویل گفتگو کے بعد اعلیٰحضرت پر جنون سوار ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

۲۔ مسلمان عورت کے گواہ اگر بدمذہب بھی ہوں مثلاً تفضیلی (شیعہ) جب بھی نکاح میں خلل نہیں ہاں سب گواہ ایسے بد مذہب ہوئے جن کی ضلالت کفر و ارتداد کو پہنچی ہوئی ہے جیسے وہابی۔ رافضی۔ دیوبندی۔ نیچری۔ غیر مقلد۔ قادیانی چکڑالوی تو البتہ نکاح نہ ہوگا۔

اعلیٰحضرت کے نزدیک شیعہ اگرچہ بدمذہب ہے مگر بریلویوں کے نکاح ضرور پڑھا سکتا ہے البتہ دیوبندی کسی بریلوی کا نکاح پڑھا دے تو وہ نکاح شرع بریلویہ میں نہ ہوگا بلکہ دیوبندی کے پڑھائے ہوئے نکاح سے مرد کو زانی اور عورت کو زانیہ اور ان سے ہونے والی اولاد کو ولدالحرام کہا جائے گا۔

۳ ــــ رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ (فتاوی افریقہ صفحہ ۲۴)

۴ ــــ حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانہ اور مسکن جہنم کرے (فتاوی افریقہ صفحہ ۱۲۵)

۵ ــــ جو انہیں کافر نہ کہے جو ان کا پاس لحاظ کرے جو ان کے استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے (فتاوی افریقہ صفحہ ۱۳)

اعلیٰحضرت کے کلام بے لگام کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندی مرتد اور کافر ہیں ان کے پڑھائے ہوئے نکاح کالعدم ہیں خود صاحب کے اس ارشاد سے مندرجہ ذیل نتائج نکل سکتے ہیں۔

۱ ــــ جن مسلمانوں کے دیوبندیوں نے نکاح پڑھائے وہ نکاح۔ نکاح ہی نہیں

۲ ــــ جن کے نکاح شرعاً نکاح نہ ہوئے تو زوجین کے ازدواجی تعلقات بھی شرعی نہ ہوئے

۳ ــــ مرد و زن کی حیثیت کنجر اور کنجری کی سی ہوئی۔

۴ — مرد زانی اور عورت زانیہ ہوئی

ارشاد- وہابی، رافضی قادیانی، وغیرہم کفار و مرتدین کے جنازہ کی نماز

۵ — اولاد ولد الزنا ہوئی۔

۶ — دنیا میں مسلمانوں کی اکثریت حرام زادوں کی ہوئی کیونکہ تمام دنیا میں علمائے دیوبند کثرہم اللہ تعالیٰ کثرت سے پائے جاتے ہیں اور عوام و خواص جیسے دیگر دینی امور میں ان سے رجوع کرتے ہیں۔ اسی طرح نکاح کے سلسلہ میں بھی انہیں حضرات سے رجوع کرتے ہیں اور یہی حضرات نکاح پڑھاتے ہیں اور کراچی میں تو ماشاء اللہ رجسٹرار اور نکاح خواں کثرت سے دیوبندی حضرات ہی ہیں اور بریلوی مکتب فکر عوام کے نکاح بھی وہی پڑھاتے ہیں تو اعلیحضرت کے فتویٰ سے کراچی کی وہ نسل جو دیوبندی کے نکاح پڑھانے کے بعد عالم وجود میں آئی ہے سب کی سب حرامی ٹھہری —— یہ اہل کراچی کی سخت توہین ہے اور میں اہالیانِ کراچی سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملت بریلویہ سے اس کا نوٹس لیں۔

۷ — جب مرد زانی اور عورت زانیہ ٹھہرے تو ان پر بموجب شریعت قانون رجم کا اجراء ہوگا —— خدا نخواستہ اگر رضائیوں کی حکومت آگئی جیسا کہ آجکل جنرل ضیاء الحق کی پشت بطور تبرک کھا کر اس کوشش میں مصروف ہیں تو غالباً سب سے پہلے حکومت بریلویہ انہیں لوگوں کو رجم کرے گی یا کوڑے مارے گی جن کے نکاح دیوبندیوں نے پڑھائے ہوں گے۔

رکن رابع کی بحث کے آخر میں اعلحضرت کا ایک فتویٰ اور پیش خدمت ہے بس اسی پر مختصر معروضات پیش کرکے اس بحث کو ختم کردوں گا۔

عرض- اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیئے

ارشاد- میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر ہے۔ من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (ملفوظات جلد اصنا ۱۳۴،۱۳۵)

مجدد بدعات نے مولنا اسماعیل شہیدؒ کے رد پر مستقل ایک کتاب "الکوکب

الشہابیہ علیٰ کفریات ابی الوہابیہ"۔ لکھی ہے جس میں متعدد وجوہ سے مولانا اسماعیل شہیدؒ کو کافر ثابت کیا ہے مگر ملفوظ میں پتہ نہیں کیوں نرمی برت گئے اس کی تفصیل آیندہ اوراق میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس لئے میں یہاں یہ اتنا اشارہ ہی کافی سمجھتے ہوئے اعلیحضرت کے کلام کا تسلسل توڑے بغیر عرض کرتا ہوں کہ اعلیحضرت مولانا شہیدؒ کے ذکر کے بعد اپنے رفیق کار کا ذکر فرماتے ہیں اور ان کو کافر اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اعلیحضرت پر ایک زیادتی کی تھی وہ یوں کہ ان دونوں بزرگوں کو انگریز نے ایک دفعہ بلایا اور کہا کہ دیکھئے آپ دونوں ہی میرے نزدیک قابلِ احترام اور لائق صد تکریم ہیں اور میں آپ دونوں حضرات سے بڑی عقیدت رکھتا ہوں اور جب کبھی میں نے محسوس کیا کہ آپ دونوں حضرات کو مالی امداد و نصرت کی ضرورت ہے تو میں نے برطانوی خزانوں کے دہانے آپ پر کھول دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آپ بھی مجھے اور میری حکومت کو تحسین کی نظروں سے دیکھتے ہیں جیسا کہ مولانا احمد رضا صاحب آپ نے "اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" نامی کتاب لکھ کر ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے اور غلام احمد صاحب آپ نے بھی جہاد کو منسوخ قرار دے کر اگرچہ مولانا احمد رضا خان صاحب جتنا عظیم کارنامہ تو انجام نہیں دیا مگر اتنی بات بھی ہمارے استحکام کے لئے بہت بڑا سہارا ہے ——— لیکن اس سب کچھ کے باوجود لوگ ہمارے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے مذہبِ اسلام میں آپ جیسے بدیسی اور غیر اسلامی لوگوں کی اطاعت اختیار کرنیکی اجازت نہیں ہے آپ دونوں بزرگ سوچیں کہ ان لوگوں کا کیا علاج ہے اور ان کی گردنوں میں طوق فرمانبرداری اور پاؤں میں ہماری اطاعت کی زنجیریں کیسی ڈالی جا سکتی ہیں۔ ان دونوں رفیع الدرجہ عظیم البرکتہ انسان نما ابلیسوں نے کہا کہ سرکار ہم خود بھی جب اس مسئلہ کے اس پہلو پر غور و فکر کرتے ہیں تو آپ سے بھی زیادہ زبوں حالی اور پژمردگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس کا کوئی حل آج تک تلاش نہ کر پائے۔ اگر آپ کے ذہن میں اس کا کوئی حل ہو اور اس کا تعلق ہماری ذات سے ہو تو ہم بدل و جان تعمیل و امتثال کے لئے حاضر ہیں۔ انگریز سرکار نے کہا کہ اس کا حل تو ہمارے پاس موجود ہے مگر اس کو بروئے کار لانے